

Exegesis of the Qur'an in the Era of the Companions, Tabi'un, and Taba' Tabi'un: An Analytical Review of Evolution, Principles, Regulations, and Scholarly Contributions

عہد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں تفسیر قرآن: ارتقاء، اصول و ضوابط اور علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. Aziz Ur Rehman Ariyan (Corresponding Author)

PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore;
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore (UOL),
Lahore, Pakistan.

mazizurrehman82@gmail.com

2. Prof Dr. Ali Akbar Al-Azhari

Professor, Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore, Pakistan.

Citation

Ariyan, Aziz Ur Rehman and Prof Dr. Ali Akbar Al-Azhari " Exegesis of the Qur'an in the Era of the Companions, Tabi'un, and Taba' Tabi'un: An Analytical Review of Evolution, Principles, Regulations, and Scholarly Contributions." Al-Marjān Research Journal, 3, no.1, Jan-Mar (2025): 27– 44.

Submission Timeline

Received: Dec 03, 2024

Revised: Dec 17, 2024

Accepted: Dec 27, 2024

Published Online:

Jan 05, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.

This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License



Article QR



Exegesis of the Qur'an in the Era of the Companions, Tabi'un, and Taba' Tabi'un: An Analytical Review of Evolution, Principles, Regulations, and Scholarly Contributions

عہد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں تفسیر قرآن: ارتقاء، اصول و ضوابط اور علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ

☆ عزیز الرحمن آرائیں ☆ پروفیسر ڈاکٹر علی اکبر الازہری

Abstract

The study of Qur'anic exegesis (Tafseer) in the early Islamic period, particularly during the eras of the Companions (Sahabah), the Tabi'un (Successors), and the Taba' Tabi'un (Followers of the Successors), reveals the evolution of interpretative principles and methodologies. The first stage of Qur'anic exegesis, under the Companions, was marked by direct narration from the Prophet Muhammad (PBUH), with explanations relying heavily on the Prophet's sayings and actions. As the Tabi'un and Taba' Tabi'un followed, the process of exegesis expanded to include deeper engagement with linguistic analysis, context of revelation (Asbab al-Nuzul), and the integration of hadith (Prophetic traditions). The Tabi'un, like Ibn Abbas, played a pivotal role in enhancing Tafseer by elaborating on the Qur'anic verses with greater attention to historical context, linguistic nuances, and legal implications. Moreover, scholarly contributions from figures such as Qatadah and Mujahid advanced the intellectual and doctrinal understanding of the Qur'an. This review investigates how these foundational phases set the stage for the formalization of Tafseer as a scholarly discipline, laying down the core principles and regulations that have guided Islamic exegesis ever since. The impact of this early scholarship continues to influence modern-day interpretations and understanding of the Qur'an.

Keywords: Quranic Exegesis, Sahaba, Tabi'un, Islamic Scholarship, Evolution of Tafsir.

تعارف موضوع

قرآن مجید کا فہم اور تفسیر اسلامی علوم میں مرکزی اہمیت کا حامل ہے۔ ابتدائی اسلامی تاریخ میں عہد صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کے ادوار نے تفسیر القرآن کے ارتقاء میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ان ادوار میں قرآن مجید کے الفاظ، معانی، اور حکمتوں کو سمجھنے اور بیان کرنے کے لیے مختلف اسالیب اور طریقے اپنائے گئے۔ عہد صحابہ میں، قرآن کی تفسیر بنیادی طور پر نبی کریم ﷺ کی تشریحات اور صحابہ کرام کی فہم پر مبنی تھی، جنہوں نے براہ راست حضور ﷺ سے قرآن سیکھا۔ تابعین کے دور میں یہ علم مزید منظم ہوا، اور تابعین نے صحابہ کے علوم کو محفوظ کر کے تفسیر کو نئی جہتیں دیں۔ تبع تابعین کے زمانے میں یہ سلسلہ مزید آگے بڑھا، اور مختلف مکاتب فکر کے قیام کے ساتھ تفسیر کے اسلوب میں وسعت آئی۔

☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، سپیریئر یونیورسٹی، لاہور؛ لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف لاہور (UOL)، لاہور، پاکستان۔

☆ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، سپیریئر یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

یہ مقالہ قرآن مجید کی تفسیر کے ارتقائی مراحل کو ان تین اہم ادوار و مباحث کے تناظر میں زیر بحث لاتا ہے۔ اس میں ان ادوار کے نمایاں مفسرین، ان کے طریقہ کار، اور علمی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کے علاوہ، اس دور میں تفسیر القرآن کے فروغ کے لیے اپنائے گئے اصول و ضوابط اور ان کے اثرات کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ مطالعہ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ کس طرح یہ ادوار قرآن فہمی کے عمل میں بنیاد فراہم کرتے ہیں اور آج کے مفسرین کے لیے مشعل راہ ہیں۔

بنیادی سوالات تحقیق

1. عہد صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کے ادوار میں تفسیر القرآن کا ارتقائی عمل کس طرح سے وقوع پذیر ہوا؟
2. ان تینوں ادوار میں قرآن فہمی کے لیے کون سے علمی اصول اور اسالیب اپنائے گئے؟
3. عہد صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کے مفسرین کی علمی خدمات اور ان کے اثرات کیا ہیں؟
4. ان ادوار کی تفسیری کاوشوں نے بعد کے مکاتب فکر اور تفسیری علوم پر کیا اثرات مرتب کیے؟

مقاصد تحقیق

1. عہد صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین میں تفسیر القرآن کے ارتقاء کو تاریخی تناظر میں سمجھنا۔
2. ان ادوار کے مفسرین کی علمی خدمات کا جامع تجزیہ پیش کرنا۔
3. قرآن فہمی کے لیے اپنائے گئے اصول و ضوابط اور اسالیب کو واضح کرنا۔
4. بعد کے تفسیری مکاتب فکر پر ان ادوار کی کاوشوں کے اثرات کو نمایاں کرنا۔
5. تفسیری علوم کے ارتقاء میں ان ادوار کی اہمیت اور رہنمائی کا تعین کرنا۔

مبحث اول: عہد صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین میں تفسیر القرآن کا تاریخی ارتقاء

قرآن مجید کی تفسیر کا آغاز وحی کے نزول کے ساتھ ہوا۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں قرآن کی تشریح اور وضاحت خود نبی ﷺ فرماتے، اور یہ صحابہ کرام کے ذریعے محفوظ کی جاتی تھی۔ عہد صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین میں تفسیر القرآن کا ارتقاء اسلامی تاریخ کے ابتدائی ادوار کی عظیم علمی خدمات میں شامل ہے۔ اس عمل میں متعدد اصول و ضوابط قائم ہوئے، جو بعد کی اسلامی علمی روایت کی بنیاد بنے۔

آ. عہد صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین میں تفسیر القرآن کا تاریخی ارتقاء

1. عہد صحابہ میں تفسیر کی ابتدا

نبی کریم ﷺ نے قرآن کی تفسیر کے بنیادی اصول خود متعین کیے۔ آپ ﷺ نے قرآن کی بعض آیات کی وضاحت فرمائی، مثلاً: جب سورۃ النساء کی آیت "وَأُولُوا الْأَقْرَبُ مِنْكُمْ" (4:59) نازل ہوئی تو صحابہ نے آپ ﷺ سے اس کی وضاحت طلب کی، اور آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد علما اور حکام ہیں۔ (بخاری، حدیث نمبر 6830)

صحابہ کرام نے نبی ﷺ کے اقوال، اعمال، اور سکوت سے قرآن کی تشریح کو سمجھا۔ ان کے علم کا بڑا ذریعہ نبی ﷺ کی تعلیمات اور ان کے ذاتی مشاہدات تھے۔ عبد اللہ بن عباسؓ کو "ترجمان القرآن" کہا جاتا ہے، کیونکہ انہوں نے نبی ﷺ سے قرآن کے تفسیری اصول براہ راست سیکھے۔¹

2. تابعین کا دور

تابعین، جو صحابہ کرام سے علم حاصل کرنے والے افراد تھے، نے قرآن کی تفہیم کے عمل کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے صحابہ کے اقوال اور تعلیمات کو محفوظ کیا۔ مشہور تابعین جیسے سعید بن جبیر، مجاہد بن جبر، اور عکرمہ بن ابی جہل نے تفسیر القرآن میں گرانقدر خدمات انجام دیں۔ امام مجاہد بن جبر نے کہا: "میں نے عبد اللہ بن عباس سے قرآن کے ہر حرف کے بارے میں تین بار پوچھا۔"²

3. تبع تابعین کا دور

تبع تابعین کے دور میں تفسیر کا علم مزید منظم ہوا اور مختلف مکاتب فکر کے تحت تفسیری اصولوں کی تدوین ہوئی۔ امام زہری اور امام اوزاعی جیسے علما نے قرآن کی تفہیم کے لیے حدیث، لغت، اور فقہ کو بنیاد بنایا۔

امام ابو جعفر الطبری (المتوفی 310ھ) نے جامع البیان تصنیف کی، جو تفسیر کی تدوین میں ایک اہم سنگ میل ہے۔³

مبحث دوم: تفسیر کے ارتقاء پر اثر انداز عوامل اور اصول و ضوابط

ا. لغوی تفہیم

قرآن کی زبان عربی ہونے کی وجہ سے اس کی تفہیم کے لیے لغوی اصولوں کو خاص اہمیت دی گئی۔ عربی زبان کی ساخت اور اس کے محاورات کا درست فہم قرآن کی آیات کے مفہوم کو صحیح طریقے سے سمجھنے کے لیے ضروری تھا۔ عربی کی لغت اور ادبی اصولوں پر زور دینا اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ قرآن کے اصل معنی تک پہنچنے کے لیے زبان کی گہرائیوں میں جانا ضروری ہے۔

جب ہم قرآن کی مشہور آیت "وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَاتَيْنِ" (الاسراء: 12) کو دیکھتے ہیں، تو اس کے لغوی معنی کے

ذریعے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ رات اور دن کو ایک نشان (آیت) کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ عربی لغت میں "آیت" کے

لفظ کا مفہوم علامت یا نشانی ہے، اور اس کے ذریعے اللہ کی قدرت اور حکمت کو واضح کیا گیا ہے۔ اس لغوی تفہیم سے ہمیں

یہ حقیقت سمجھ میں آتی ہے کہ رات اور دن کا نظام خدا کی عظمت کی نشانی ہے۔⁴

ب. اسباب نزول

¹ Bukhārī, Imām Muḥammad bin Ismā'īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, mutarjim: Muḥammad Dā'ūd Raz (Lahore: Dārussalām, 1997), 3: 6830.

² Suyūṭī, Jalāluddīn, *al-Itqān fī 'Ulūm al-Qur'ān*, mutarjim: Muḥammad Ṭāhir Fārūqī (Lahore: Maktaba Raḥmāniya, 2003), 1: 310.

³ Ṭabarī, Muḥammad bin Jarīr, *Jāmi' al-Bayān fī Tafsīr al-Qur'ān*, mutarjim: 'Abdul Raḥmān Sa'dī (Riyāḍ: Dārussalām, 2008), 2: 142.

⁴ Ibn Manẓūr, Muḥammad bin Mukarram, *Lisān al-'Arab* (Cairo: Dār al-Ma'ārif, 1985), 1: 45.

اسباب نزول کا مفہوم ہے کہ آیات کس موقع پر یا کس واقعہ کے پس منظر میں نازل ہوئیں۔ اسباب نزول کی تفہیم قرآن کے مفہوم کو گہرائی میں سمجھنے کے لیے اہم ہے، کیونکہ یہ ہمیں آیت کے نزول کے پیچھے موجود اسباب، واقعات اور حالات سے آگاہ کرتی ہے۔

مثال کے طور پر سورہ عبس کی آیت 1-10 میں نبی ﷺ کے ایک واقعہ کا ذکر ہے جب آپ ﷺ نے ایک نابینا صحابی، حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کو ناپسندیدگی سے دیکھا کیونکہ وہ ایک اہم شخص کے ساتھ بات کر رہے تھے۔ اس وقت نازل ہونے والی آیات میں یہ واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نبی ﷺ کو ہر انسان کی اہمیت دینی چاہیے، خواہ وہ نیک ہو یا نہیں۔ اس سبب سے جب ہم اس آیت کو جانتے ہیں تو ہم بہتر طریقے سے اس کی اصل روح کو سمجھ پاتے ہیں، اور یہ بتاتا ہے کہ اللہ کا حکم ہمیشہ عدل اور مساوات پر مبنی ہوتا ہے۔⁵

ت. حدیث اور سنت

قرآن کی تفسیر میں حدیث اور سنت کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث وہ چیز ہے جو نبی ﷺ کے قول، عمل یا رضامندی پر مبنی ہوتی ہے، اور سنت نبی ﷺ کا مکمل طرز زندگی ہے۔ ان دونوں کو قرآن کی تفسیر میں ایک اہم رہنمائی کے طور پر استعمال کیا گیا۔

مثال کے طور پر، قرآن میں وضو کی فرضیت کا ذکر ہے، لیکن اس کی تفصیلات اور طریقہ نبی ﷺ کی حدیث سے ملتی ہیں۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں نبی ﷺ نے وضو کے ارکان اور اس کے صحیح طریقہ کو بیان کیا، جس سے ہمیں قرآن کی آیات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، اور دونوں کا مطالعہ ضروری ہے تاکہ ہم اسلامی احکام کو درست طریقے سے جان سکیں۔⁶

ث. فقہی مسائل

قرآن کے فقہی احکامات کی وضاحت میں علماء نے مختلف اصول مرتب کیے تاکہ قرآن کی آیات کو معاشرتی اور قانونی نظام کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے۔ فقہ کے مسائل میں قرآن کی آیات کی تفصیل اور تفسیر سے شریعت کے اہم احکام کی وضاحت ہوتی ہے۔

ایک اہم مثال سورہ النساء کی آیت 11 ہے، جس میں میراث کے مسائل پر بات کی گئی ہے۔ اس آیت میں مرد اور عورت کے لیے وراثت کی تقسیم کا ذکر ہے۔ اس آیت کی تفصیل کو فقہاء نے اس طرح بیان کیا کہ کس طرح وراثت کی تقسیم کی جائے گی، اور اس کے لیے مختلف فقہی اصول وضع کیے گئے جن میں "حصص" کا اصول شامل ہے۔ فقہاء نے ان اصولوں کے ذریعے اس آیت کو مختلف حالات میں لاگو کیا۔⁷

ج. سیاسی اور سماجی اثرات

⁵ Wāḥidī, 'Alī bin Aḥmad, *Asbāb al-Nuzūl*, mutarjim: Muḥammad 'Abdul Qādir (Karāchī: Maktaba al-Ḥasan, 2010), 58.

⁶ Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, mutarjim: Muḥammad Dā'ūd Raz, 3: 200.

⁷ Shāfi'ī, Imām Muḥammad bin Idrīs, *al-Risāla*, mutarjim: 'Abdul Ghafūr Qureshī (Lahore: Maktaba Qudūsiya, 1999), 38.

سیاسی اور سماجی حالات نے بھی تفسیر کے ارتقاء پر اثر ڈالا۔ جب خلافت کا قیام ہوا اور مختلف فرقے وجود میں آئے، تو ان فرقوں نے اپنی سیاسی اور سماجی ضرورتوں کے مطابق قرآن کی تفسیر کی۔ اس سے مختلف فکری اور نظریاتی رجحانات نے جنم لیا۔

مثال کے طور پر، فرقہ واریت کے دور میں مختلف فرقوں نے قرآن کی تفسیر کو اپنے مخصوص نظریات کے مطابق پیش کیا۔ اہل تشیع نے بعض آیات کو امامیت اور اہل بیت کے حق میں بیان کیا، جبکہ اہل سنت نے ان آیات کو عمومی معنوں میں بیان کیا۔ اس کے نتیجے میں، قرآن کی تفسیر میں فرقہ واریت کا اثر آیا اور مختلف مکاتب فکر کی تفسیر میں تنوع پیدا ہوا۔⁸

نتیجہ

عہد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں تفسیر القرآن کا ارتقاء ایک منظم اور مستند علمی روایت کا آغاز تھا۔ ان ادوار میں جن اصولوں اور ضوابط کا تعین کیا گیا، ان نے نہ صرف قرآن کی تفہیم کو بہتر بنایا بلکہ اسلامی علوم کے دیگر شعبوں میں بھی ان اصولوں نے ترقی کی راہیں ہموار کیں۔ ان اصولوں کے ذریعے قرآن کی اصل روح کو سمجھنا ممکن ہوا، اور آج بھی یہ اصول قرآن کی تفسیر اور اس کے پیغام کو سمجھنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

بحث سوم: عہد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں تفسیر قرآن کی علمی خدمات

۱. عہد صحابہ میں تفسیر قرآن کی خصوصیات و علمی خدمات

عہد صحابہ، قرآن کی تفہیم اور تفسیر کا پہلا اور بنیادی دور ہے۔ اس دور میں قرآن مجید کی تفسیر براہ راست نبی اکرم ﷺ کی رہنمائی میں ہوئی۔ صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ سے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس علم کو آگے منتقل کیا۔ اس دور کی اہم خصوصیات اور تفصیلات درج ذیل ہیں:

i. قرآن کی تفسیر کا ذریعہ: نبی اکرم ﷺ

نبی اکرم ﷺ قرآن کے اولین مفسر تھے۔ آپ ﷺ نے قرآن کے الفاظ، آیات، اور احکامات کی وضاحت فرمائی اور عملی زندگی میں ان کی تطبیق کی رہنمائی فراہم کی۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ"⁹

ترجمہ: "اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے لیے وضاحت کریں جو ان پر نازل کیا گیا ہے۔"

مثال: نماز کے احکامات کی وضاحت اور اس کی عملی صورت نبی ﷺ نے خود بیان فرمائی:

"صلوا کما رأيتموني أصلي"¹⁰

ترجمہ: "نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے دیکھتے ہو۔"

ii. صحابہ کرام کی فہم قرآن

⁸ Ibn Taymiyyah, Aḥmad bin ‘Abdul Ḥalīm, *Muqaddima fī Uṣūl al-Tafsīr*, mutarjim: Faḥr ur Raḥmān (Lahore: Dār al-Kutub al-Islāmiya, 2005), 52.

⁹ *al-Naḥl*, 16:44.

¹⁰ Bukhārī, Muḥammad bin Ismā‘īl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1987), 1: 231.

صحابہ کرامؓ نے نبی اکرم ﷺ سے قرآن کا علم براہ راست حاصل کیا اور اس کی تشریح و وضاحت کے لیے آپ ﷺ سے سوالات کیے۔
مثال: جب آیت نازل ہوئی:

"الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ"¹¹

تو صحابہ کرامؓ نے "ظلم" کے معنی کے بارے میں سوال کیا، جس پر نبی ﷺ نے وضاحت کی کہ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔¹²

iii. تفسیر بالقرآن

عہد صحابہ میں قرآن کی تفسیر کے لیے سب سے اہم اصول قرآن کو قرآن سے سمجھنا تھا۔

مثال: آیت: "وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ" (الطارق، 86:11) کی وضاحت سورۃ النبا کی آیت: "وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا"¹³ سے کی گئی۔

iv. تفسیر بالحدیث

نبی اکرم ﷺ کے اقوال، اعمال، اور تقریرات قرآن کی وضاحت کا بنیادی ذریعہ تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے ارشادات کے ذریعے قرآن کے مبہم یا مجمل احکام کی تفصیل اور ان کی عملی تطبیق بیان فرمائی۔
مثال: قرآن مجید میں زکوٰۃ کا ذکر عمومی طور پر آیا ہے:

"وَأَتُوا الزَّكَاةَ"¹⁴

لیکن زکوٰۃ کے نصاب، مقدار، اور مختلف اشیاء پر واجب ہونے کی وضاحت احادیث میں کی گئی ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَيْسَ فِيهَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ"¹⁵

ترجمہ: "پانچ وسق (تقریباً 653 کلو گرام) سے کم پیداوار پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔"
یہ حدیث قرآن میں مذکور عمومی حکم کی تفصیل فراہم کرتی ہے اور عملی زندگی میں زکوٰۃ کی تطبیق کو واضح کرتی ہے۔

v. نمایاں مفسر صحابہؓ

نبی اکرم ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ قرآن کی تفسیر کے اولین معتمد ماخذ تھے۔ ان میں خاص طور پر درج ذیل صحابہ کو تفسیر کے علم میں نمایاں مقام حاصل تھا:

¹¹ al-An 'ām, 6:82.

¹² Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, 32.

¹³ al-Naba', 78:12.

¹⁴ al-Baqara, 2:43.

¹⁵ Bukhārī, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, 1458.

• حضرت عبد اللہ بن عباسؓ: آپ کو "ترجمان القرآن" کہا جاتا تھا۔¹⁶

• حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ: قرآن کی گہری فہم اور تفسیر میں ماہر۔¹⁷

vi. تفسیر کے عمومی اصول و ضوابط

عہد صحابہ میں قرآن کی تفسیر کے لیے درج ذیل اصول اپنائے گئے:

* قرآن کو قرآن سے سمجھنا۔

* نبی اکرم ﷺ کی وضاحت پر انحصار۔

* لغت عرب اور عربی محاورات کا علم۔

* سابقہ انبیاء اور کتب کے احوال کا مطالعہ۔¹⁸

vii. علمی ذخائر اور روایت

عہد صحابہ میں قرآن کی تفسیری نکات کو زبانی روایت کے ذریعے منتقل کیا گیا۔ صحابہ کرامؓ نے اپنے وقت کے حالات اور قرآن کی مختلف آیات کی وضاحت کی اور ان تفسیری نکات کو براہ راست نبی ﷺ سے سیکھا۔ اس دوران قرآن کی تفسیر میں جو اصول اور طریقے اپنائے گئے، وہ بعد میں آنے والے مفسرین کے لیے علم کا اہم ذخیرہ بن گئے۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ جو کہ "ترجمان القرآن" کے لقب سے معروف ہیں، قرآن کی تفسیر میں ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر اور تفسیری روایات نہ صرف عہد صحابہ کے لوگوں میں منتقل ہوئیں، بلکہ بعد کے مفسرین جیسے امام الطبری، امام قرطبی، امام شافعی، امام مالکی اور دیگر علماء نے انہیں اپنی تفاسیر میں شامل کیا۔

مثال:

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی ایک اہم تفسیر کی روایت جو بہت مشہور ہے وہ سورہ البقرہ کی آیت "وَإِذَا قَالَ دُلُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ" (البقرہ 30:2) کے متعلق ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو مٹی سے بنایا، اور اس کی تفصیل میں حضرت ابن عباسؓ نے مٹی کی مختلف قسموں اور ان کی خصوصیات کو بیان کیا۔

امام الطبری نے اپنی تفسیر "جامع البیان" میں حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی متعدد روایات کو شامل کیا ہے۔ امام الطبری کی تفسیر میں، ان روایات کی مدد سے قرآن کی تفسیر کو واضح کیا گیا ہے، خاص طور پر اس وقت کی عربی زبان اور ثقافت کے حوالے سے جو صحابہؓ کے دور میں موجود تھی۔

ایک اور مثال:

¹⁶ Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, 45.

¹⁷ Ṭabarī, Muḥammad bin Jarīr, *Jāmi' al-Bayān fī Tafsīr al-Qur'ān* (Beirut: Dār al-Ma'rifa, 2001), 1: 20.

¹⁸ Zarqānī, Muḥammad 'Abdul 'Azīm, *Manāhil al-'Irfān fī 'Ulūm al-Qur'ān* (Beirut: Dār al-Fikr, 1998), 1: 287.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے سورہ الفاتحہ کی تفسیر میں یہ بھی بیان کیا کہ ہر آیت کی اپنی خاص تفصیل ہے جو ہر مسلمان کے لیے واضح کرے کہ ان آیات کے ذریعے اللہ کا کیا پیغام ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی یہ تفسیری روایات "تفسیر الطبری" اور دیگر تفاسیر میں محفوظ ہیں۔¹⁹

اختتاماً، حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی تفسیری روایات نے قرآن کی تفہیم میں اہم کردار ادا کیا اور ان روایات کو بعد میں آنے والے مفسرین نے اپنی تفاسیر میں شامل کر کے علمی ذخائر کو محفوظ کیا۔ ان روایات کی مدد سے قرآن کے الفاظ و معانی کو صحیح طور پر سمجھنے کی کوشش کی گئی، اور یہ روایت اب بھی ہمارے علم کا ایک قیمتی حصہ ہے۔

نتیجہ

عہد صحابہ میں قرآن کی تفسیر کا عمل نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اور رہنمائی پر مبنی تھا۔ صحابہ کرامؓ نے اپنی فہم قرآن کو محفوظ کر کے آئندہ نسلوں تک منتقل کیا، جس کی بنیاد پر تفسیری علوم کا ارتقاء ہوا۔ ان کی خدمات آج کے مفسرین کے لیے مشعل راہ ہیں۔

ب. عہد تابعین میں تفسیر قرآن کی خصوصیات و علمی خدمات

عہد تابعین میں تفسیر قرآن کو ایک مضبوط علمی بنیاد ملی۔ تابعین وہ نسل تھے جنہوں نے صحابہ کرامؓ سے براہ راست قرآن اور اس کی تفسیر کے علوم سیکھے۔ ان کا کردار تفسیر قرآن کے فروغ اور تنظیم میں نمایاں رہا، کیونکہ انہوں نے نہ صرف صحابہ کے علوم کو محفوظ کیا بلکہ ان کی تشریح و توضیح کو آگے بڑھایا۔

i. صحابہ کرامؓ کی تعلیمات کا تحفظ

تابعین نے قرآن کے معانی اور تشریحات کو صحابہ کرامؓ سے سیکھا اور انہیں اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ انہوں نے یہ تعلیمات زبانی اور تحریری طور پر محفوظ کیں تاکہ یہ علوم بعد کی نسلوں تک منتقل ہوں۔

مثال: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگرد مجاہد بن جبرؒ نے فرمایا:

"قرآن کی ہر آیت کے متعلق میں نے تین بار عبداللہ بن عباسؓ سے سوال کیا تاکہ اس کی گہرائی کو سمجھ سکوں۔"²⁰

حضرت حسن بصریؒ، جو مدینہ اور بصرہ میں مشہور تھے، نے بھی صحابہ کرامؓ کے علم کو محفوظ کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

ii. تفسیری اسالیب کی تدوین

تابعین نے قرآن کی تفسیر کے مختلف اسالیب پر کام کیا تاکہ ہر طبقے کے لیے قرآن کو سمجھنا آسان ہو:

* تفسیر بالمأثور

یہ وہ اسلوب ہے جس میں قرآن کی وضاحت قرآن، حدیث، یا صحابہ کے اقوال کی روشنی میں کی جاتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے:-

¹⁹ Ibn Sa‘d, Muḥammad bin Sa‘d bin Manī‘, *al-Ṭabaqāt al-Kubrā* (Beirut: Dār Ṣādir, 1997), 2: 111.

²⁰ *al-Naṣr*, 110:1.

"إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ"²¹

ابن عباسؓ نے وضاحت کی کہ اس آیت میں نبی کریم ﷺ کے وصال کا اشارہ ہے، اور اس وضاحت کو تابعین نے آگے منتقل کیا۔²²

* تفسیر بالرآی

یہ وہ تفسیر ہے جس میں اجتہاد اور ذاتی فہم کے ذریعے قرآن کی تشریح کی جاتی ہے، بشرطیکہ یہ شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔ حضرت قتادہؓ نے سورہ الفرقان، 25:63 "وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا" کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ آیت ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جو عاجزی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور تکبر سے دور رہتے ہیں۔"²³

iii. قرآنی علوم کو منظم کرنا

تابعین نے قرآن کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کی اور ان علوم کو منظم انداز میں مرتب کیا۔ ان کی محنت نے بعد میں تفسیری اصولوں اور علوم کی تشکیل میں مدد دی:

* نسخ و منسوخ

تابعین نے ان آیات کی نشاندہی کی جو کسی حکم کو منسوخ یا نیا حکم وضع کرتی تھیں۔

"مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا"²⁴

قتادہ بن دعامہؓ نے اس آیت کی تشریح میں کہا کہ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ شریعت کے بعض احکام مخصوص وقت کے لیے ہوتے ہیں۔²⁵

* محکم و متشابہ

تابعین نے محکم آیات کو واضح کیا اور متشابہ آیات کی تفصیل میں حد سے تجاوز کرنے سے پرہیز کیا۔

"هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ" ...²⁶

مجاہد بن جبرؓ نے فرمایا کہ متشابہ آیات کا علم اللہ کے پاس ہے، اور ہمیں ان پر ایمان لانا چاہیے۔²⁷

* لغوی و معنوی پہلو

²¹ al-Naṣr, 110:1.

²² Ṭabarī, Muḥammad bin Jarīr, Jāmi' al-Bayān, 30:256.

²³ Suyūṭī, Jalāluddīn, al-Durr al-Manthūr fī al-Tafsīr bil-Ma'thūr (Beirut: Dār al-Fikr, 1993), 6: 506.

²⁴ al-Baqara, 2:106.

²⁵ Ṭabarī, Jāmi' al-Bayān, 2:259.

²⁶ Āl 'Imrān, 3:7.

²⁷ Ibn Kathīr, Ismā'īl bin 'Umar, Tafsīr al-Qur'ān al-'Aẓīm (Riyāḍ: Dārussalām, 2000), 1: 341.

تابعین نے قرآن کے الفاظ کی لغوی اور معنوی تشریح میں اہم کردار ادا کیا تاکہ اس کی زبان اور معانی کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔
حضرت حسن بصریؒ نے سورہ الرحمن میں "مَنْجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ" (55:19) کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ میٹھے اور کھارے پانی کے بیچ کی حد ہے۔" ²⁸

iv. علوم کی توسیع

تابعین نے صحابہ کرامؓ کے ذریعے سیکھے گئے قرآنی علوم کو مختلف علاقوں تک منتقل کیا، جہاں اسلامی علوم کے مراکز قائم ہوئے۔ ان علاقوں میں کوفہ، بصرہ، مکہ، اور مدینہ شامل ہیں۔ تابعین نے ان مراکز میں علمی حلقے قائم کیے اور قرآن کی تفسیری روایت کو آگے بڑھایا۔
عبد اللہ بن عباسؓ کے شاگردوں نے مکہ میں قرآنی تفسیر کو فروغ دیا اور دور دراز علاقوں سے طلبہ ان کے علمی حلقے میں شامل ہونے کے لیے آتے تھے۔ ²⁹

v. مدارس تفسیر کا قیام

* مکتب مکہ

مکتب مکہ عبد اللہ بن عباسؓ کے شاگردوں کا اہم مرکز تھا۔ اس حلقے میں مجاہد بن جبرؒ، عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ، اور سعید بن جبیرؒ جیسے مشہور تابعین شامل تھے۔

مجاہد بن جبرؒ نے فرمایا کہ "میں نے عبد اللہ بن عباسؓ سے قرآن کی ہر آیت کی وضاحت سنی اور اس پر غور کیا۔" ³⁰

* مکتب کوفہ

مکتب کوفہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے شاگردوں کا مرکز تھا۔ ان کے شاگردوں میں علقمہ بن قیسؒ، اسود بن یزیدؒ، اور شریح بن حارثؒ شامل تھے۔ یہ حلقہ کوفہ میں تفسیری علوم کے فروغ کا اہم ذریعہ بنا۔

علقمہ بن قیسؒ نے سورہ البقرہ کی آیت "وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ" (2:13) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ "یہ

آیت ان منافقین کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ایمان کے حقیقی مفہوم سے ناواقف تھے۔" ³¹

vi. عہد تابعین کے مشہور مفسرین

* سعید بن جبیرؒ

• حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے شاگرد تھے اور ان کی تفسیر کو محفوظ رکھنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

• ان کی علمی خدمات کو امام الطبری اور دیگر مفسرین نے اپنی تفاسیر میں شامل کیا۔

²⁸ Suyūfī, *al-Durr al-Manthūr*, 7:590.

²⁹ Tabarī, *Jāmi' al-Bayān*, 1:25.

³⁰ Dhahabī, Shamsuddīn Muḥammad bin Aḥmad, *Siyar A'lām al-Nubalā'* (Beirut: Mu'assasa al-Risāla, 1985), 4: 449.

³¹ Ibn Kathīr, *Tafsīr al-Qur'ān al-'Azīm*, 1:110.

● مثال: سورہ النحل کی آیت 90 "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ" کی تفسیر میں، سعید بن جبیرؓ نے "العدل" کو انصاف اور "الإحسان" کو فضیلت کی حد تک اچھائی کرنا قرار دیا۔³²

* عکرمہؓ

● یہ بھی حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کے شاگرد تھے۔
● ان کی تفسیری خدمات خاص طور پر قرآن کے احکامی پہلوؤں کی وضاحت میں نمایاں ہیں۔
● انہوں نے سورہ المائدہ کی آیات سے متعلق زکوٰۃ اور دیگر احکام کی تشریح کی۔³³

* مجاہد بن جبرؓ

● تابعین میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں اور ان کی تفسیر کو امام بخاری نے بھی قبول کیا۔
● ان کا طریقہ یہ تھا کہ وہ قرآن کی ہر آیت کے پیچھے چھپی ہوئی حکمت کو بیان کرتے تھے۔
سورہ البقرہ، 2:2 کی آیت "ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ" کے متعلق انہوں نے وضاحت کی کہ "لَا رَيْبَ" سے مراد وہ کتاب ہے جس پر یقین کیا جائے۔

* قتادہ بن دعامہؓ

● وہ حدیث اور تفسیر دونوں علوم میں ماہر تھے۔
● قرآن کی تعلیمات کو دور دراز علاقوں میں پہنچانے میں ان کا اہم کردار ہے۔³⁴

اختتامیہ

عہد تابعین میں تفسیر القرآن نے اپنی جامعیت، گہرائی، اور وسعت کی بنیاد پر ایک علمی فن کی حیثیت اختیار کی۔ تابعین کی خدمات نے نہ صرف ان کے دور میں قرآن کی تفہیم کو آسان بنایا بلکہ بعد کے مفسرین کے لیے ایک قیمتی علمی خزانہ فراہم کیا۔ ان کی کاوشیں قرآن فہمی کی تاریخ میں ایک روشن باب کے طور پر یاد رکھی جاتی ہیں۔

ت. تفسیر القرآن کی عہد تبع تابعین میں خصوصیات و علمی خدمات

تبع تابعین کا دور تفسیر کی تاریخ میں ایک اہم دور تھا، جس میں قرآن کی تفہیم اور اس کے مختلف پہلوؤں کی گہری اور مدلل وضاحت کی گئی۔ اس دور کی خصوصیات اور علمی خدمات نے تفسیر کے اصولوں کو مزید مستحکم کیا اور قرآن کی تفہیم میں ایک نیازاویہ متعارف کرایا۔

i. علمی روایت کا تسلسل

تبع تابعین نے تابعین سے حاصل کردہ علمی ورثے کو مزید آگے بڑھایا اور اسے کتابت کی شکل میں محفوظ کیا۔ ان کے لیے یہ نہ صرف علمی تسلسل تھا بلکہ نئے مسائل کے حل کے لیے تفسیر کے میدان میں جدید نظریات کی بھی ضرورت تھی۔

³² Tabarī, Jāmi' al-Bayān, 14:314.

³³ Suyūṭī, al-Durr al-Manthūr, 8:88.

³⁴ Tabarī, Jāmi' al-Bayān, 1:66.

.ii تفسیری اصولوں کی تدوین

تابع تابعین نے تفسیری اصولوں کو ترتیب دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان اصولوں نے بعد میں تفسیر کے کام کو منظم اور مضبوط بنیادیں فراہم کیں۔

* نسخ و منسوخ

قرآن کے وہ احکام جو بعد میں منسوخ ہوئے، ان کی تفصیل اور تشریح کا عمل اس دور میں شروع ہوا۔³⁵

* محکم و متشابہ

قرآن کی محکم (واضح) اور متشابہ (مبہم) آیات کی وضاحت کی گئی تاکہ آیات کو بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔³⁶

* لغوی و نحوی تحقیقات

قرآن کے الفاظ کے معانی، ترکیب، اور نحوی پہلوؤں پر تحقیقات کا آغاز ہوا۔³⁷

iii. مدارس تفسیر کی توسیع

تبع تابعین کے دور میں مختلف شہروں میں مدارسِ تفسیر کے قیام نے قرآن کی تعلیمات کو مزید فروغ دیا۔

* ملینہ

امام مالکؒ کے حلقے میں قرآن کی تعلیم کے ساتھ حدیث کی بنیاد پر تفسیری کام کو ترجیح دی جاتی تھی۔³⁸

* کوفہ

امام ابو حنیفہؒ نے قرآن کی فقہی تفسیر کو عام کیا، جس میں قرآن سے مسائل کا استنباط ایک نمایاں پہلو تھا۔³⁹

* بصرہ

حسن بصری نے قرآن کی اخلاقی اور روحانی تعلیمات پر زور دیا، اور ان کے حلقے میں اس حوالے سے تفسیری مباحث ہوتے تھے۔⁴⁰

iv. مختلف تفسیری رجحانات کی ابتدا

* روایتی تفسیر

یہ تفسیر قرآن کو حدیث اور صحابہ کے اقوال کی روشنی میں بیان کرتی تھی۔⁴¹

³⁵ Rāzī, Fakhruddīn, *Mafātīh al-Ghayb* (Beirut: Dār Iḥyā al-Turāth al-‘Arabī, 1981), 3:12.

³⁶ Rāzī, Fakhruddīn, *Mafātīḥ al-Ghayb*, 3:12.

³⁷ Sībawayh, ‘Amr bin ‘Uthmān, *al-Kitāb* (Cairo: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1988), 1:67.

³⁸ Khaṭīb al-Baghdādī, Aḥmad bin ‘Alī, *Tārīkh Baghdād* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 2001), 13:333.

³⁹ Ibn Jauzī, ‘Abdur Raḥmān bin ‘Alī, *Ṣafwat al-Ṣafwah* (Beirut: Dār al-Ma‘rifa, 1995), 1:287.

⁴⁰ *Tabari, Jāmi‘ al-Bayān*, 1:8.

⁴¹ *Tabari, Jāmi‘ al-Bayān*, 1:8.

* فقہی تفسیر

قرآن کے فقہی احکام پر توجہ دی گئی، جیسا کہ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے مدارس میں۔⁴²

* لغوی و ادبی تفسیر

قرآن کے الفاظ کے معانی، اسلوب، اور بلاغت پر کام کیا گیا، جو بعد میں علم بلاغت کے ارتقاء کا سبب بنا۔⁴³

v. تفسیری روایت کی تدوین

تبع تابعین کے دور میں تفسیر قرآن کو محفوظ کرنے اور اسے مدون کرنے کا کام شروع ہوا۔ ان کی کوششوں نے تفسیر قرآن کو زبانی روایت سے کتابی صورت میں منتقل کیا۔

* تفسیر مجاہد بن جبرؒ

مجاہد بن جبرؒ، جو کہ تابعین کے ممتاز مفسر تھے، نے قرآن کی تفسیر پر گہری نظر ڈالی اور اپنی تفسیری خدمات کو محفوظ کیا۔ ان کی تفسیر میں خاص طور پر لغوی معانی پر توجہ دی گئی۔⁴⁴

* تفسیر قتادہ بن دعائہؒ

قتادہ بن دعائہؒ نے قرآن کی تفسیر میں عقائد اور سماجی مسائل پر زور دیا۔ ان کی تحریریں بعد کے مفسرین کے لیے اہم ماخذ بنیں۔⁴⁵

vi. قرآن کی فقہی تفسیر

اس دور میں قرآن کی فقہی آیات کو الگ کر کے ان پر کام ہوا۔ تبع تابعین نے ان آیات کی تشریح میں اجتہاد اور قیاس کے اصول اپنائے، اور فقہ القرآن کی بنیاد رکھی۔

* امام شافعیؒ کا کام

امام شافعیؒ نے اپنی کتاب الرسالہ میں فقہی اصولوں کی بنیاد قرآن کی آیات پر رکھی، خاص طور پر وہ آیات جو معاملات اور عقود (معاهدات) سے متعلق تھیں۔⁴⁶

سورہ البقرہ، آیت 282:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ"⁴⁷

فقہ القرآن کی تفسیر میں اس آیت کو مالی معاملات کی شفافیت اور گواہی کی اہمیت کے لیے بنیاد بنایا گیا۔⁴⁸

⁴² Qarāfī, Shihābuddīn Aḥmad bin Idrīs, *al-Furūq* (Beirut: Dār al-Ma‘rifa, 1998), 4:60.

⁴³ Zamakhsharī, Maḥmūd bin ‘Umar, *al-Kashshāf*, 1:15.

⁴⁴ Mujāhid bin Jabr, *Tafsīr Mujāhid* (Beirut: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyya, 1995), 1:12.

⁴⁵ Qatādah bin Di‘āmah, *Tafsīr Qatādah* (Damascus: al-Maktaba al-Islāmiyya, 1988), 2:114.

⁴⁶ Shāfi‘ī, *al-Risāla*, 113.

⁴⁷ *al-Baqara*, 2:282.

vii. مختلف مکاتب فکر کا فروغ

تبع تابعین کے دور میں تفسیر القرآن کو مختلف مکاتب فکر کے ذریعے پیش کیا گیا، جنہوں نے قرآن فہمی میں تنوع پیدا کیا۔

* ظاہری مکتب فکر

یہ مکتب قرآن کے الفاظ کے ظاہر پر زور دیتا تھا اور آیات کی معنویت کو لغوی بنیاد پر سمجھنے کی کوشش کرتا تھا۔⁴⁹

* باطنی مکتب فکر

یہ مکتب قرآن کے باطنی معانی اور روحانی پہلوؤں کو سمجھنے پر زور دیتا تھا، خاص طور پر وہ آیات جن میں عرفانی اور اخلاقی پہلو تھے۔⁵⁰

viii. عہد تبع تابعین کے نمایاں مفسرین اور ان کی خدمات

1. امام مالکؒ

امام مالکؒ کی تفسیر کا بنیادی مقصد فقہی اصولوں کو قرآن کے متن کے ساتھ منسلک کرنا تھا۔ ان کی تعلیمات میں قرآن کے احکام کی عملی تشریح اور ان کے سماجی و قانونی پہلوؤں پر زور دیا گیا۔

* تفسیری خدمات

قرآن کے احکام کو زندگی کے عملی مسائل سے جوڑا۔ "الموطا" میں حدیث کے ساتھ قرآن کی تشریح بھی شامل کی۔ سورہ النساء، آیت 34:

"الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ"⁵¹

امام مالکؒ نے اس آیت کی تفسیر میں شوہر کی ذمہ داریوں اور عورت کے حقوق پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مرد کا قوام ہونا خاندان کے نظام کو برقرار رکھنے کے لیے ہے۔⁵²

2. حسن بصریؒ

حسن بصریؒ کے تفسیر کے میدان میں اخلاقیات اور روحانی پہلو اہم رہے۔ ان کے نزدیک قرآن کی تفسیر کا مقصد انسانی کردار کی اصلاح تھا۔

* تفسیری خدمات

ان کی تفسیر کا زیادہ زور انسانی اعمال کی درستگی اور خوف خدا پر تھا۔

سورہ المطففین، آیت 1:

"وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ"⁵³

⁴⁸ Rāzī, *Mafātīḥ al-Ghayb*, 3:28.

⁴⁹ Ibn Ḥazm, *al-Iḥkām fī Uṣūl al-Aḥkām* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1999), 1:125.

⁵⁰ Zamakhsharī, *al-Kashshāf*, 2:18.

⁵¹ *al-Nisā*, 4:34.

⁵² Mālik bin Anas, *al-Muwatta* (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1999), 2:324.

حسن بصریؒ نے فرمایا کہ یہ آیت ان لوگوں کے لیے تنبیہ ہے جو نہ صرف پیمائش میں کمی کرتے ہیں بلکہ ہر قسم کی دھوکہ دہی کرتے ہیں۔⁵⁴

3. امام ابو حنیفہؒ

امام ابو حنیفہؒ نے تفسیر میں قرآن کے قانونی اور فقہی پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ ان کی تفسیر میں اجتہادی نکتہ نظر غالب تھا اور فقہی مسائل کے حل پر خصوصی توجہ دی گئی۔

* تفسیری خدمات

قرآن کو ایک قانونی ضابطے کے طور پر پیش کیا۔

سورہ البقرہ، آیت 282:

"وَأَشْهَدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ"⁵⁵

اس آیت کی تفسیر میں امام ابو حنیفہؒ نے گواہوں کی موجودگی کو تجارتی معاہدات میں شفافیت اور عدل کے لیے ضروری قرار دیا۔⁵⁶

ix. تبع تابعین کے عہد کی خصوصیات کا خلاصہ

- قرآن کی تفسیری روایات کا تحریری اور منظم انداز میں فروغ۔
- قرآنی علوم کو فقہ، لغت، اور حدیث کے ساتھ مربوط کرنا۔
- مختلف اسلامی مکاتب فکر کا قیام۔

نتیجہ

تبع تابعین کا عہد تفسیر القرآن کے میدان میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ اس دور کے مفسرین نے قرآن کے معانی کی تشریح میں نہ صرف تفسیری اصول و ضوابط کو منظم کیا بلکہ اسلامی علوم کے مختلف شعبوں میں ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ ان کی علمی خدمات آج بھی تفسیر القرآن کے میدان میں رہنمائی فراہم کر رہی ہیں۔ ان کا علم اور کام تفسیر کی روشنی کے طور پر تمام عہدوں میں چمکتا رہتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. تفسیری اصولوں کی مزید تحقیق:

تفسیری علوم کے اصولوں اور اسالیب پر مزید تحقیق کی جائے تاکہ قرآن فہمی میں مزید گہرائی پیدا کی جاسکے۔

2. عہد صحابہ اور تابعین کی روایات کا تجزیہ:

عہد صحابہ اور تابعین کی تفسیری روایات کو جدید تناظر میں پیش کیا جائے تاکہ ان کے علمی پہلو نمایاں ہوں۔

⁵³ al-Muṭaffifīn, 83:1.

⁵⁴ Ṭabarī, Jāmi' al-Bayān, 18:123.

⁵⁵ Al-Baqara, 2:282.

⁵⁶ Ibn 'Abdul Barr, al-Intiqā' (Beirut: Dār al-Ma'rifa, 1998), 145.

3. تبع تابعین کے مفسرین کے کام پر تحقیق:
- تبع تابعین کے نمایاں مفسرین جیسے امام مالک، حسن بصری، اور مجاہد بن جبر کی تفسیری خدمات پر جدید تحقیق کو فروغ دیا جائے۔
4. تفسیری مکاتب فکر کا تقابلی مطالعہ:
- مختلف تفسیری مکاتب فکر، جیسے ظاہری، باطنی، اور فقہی تفسیری اسالیب کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تاکہ ان کے اثرات اور اہمیت کو سمجھا جاسکے۔
5. علوم القرآن کا نصاب مرتب کرنا:
- تعلیمی اداروں میں علوم القرآن کا جامع نصاب مرتب کیا جائے، جس میں عہد صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کے ادوار کو خاص طور پر شامل کیا جائے۔
6. جدید تفسیری چیلنجز پر تحقیق:
- موجودہ دور کے جدید مسائل اور چیلنجز کو مد نظر رکھتے ہوئے تفسیری اصولوں کا اطلاق کیا جائے تاکہ قرآن کی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق پیش کیا جاسکے۔

خلاصہ بحث

قرآن مجید کی تفسیر کا ارتقاء عہد صحابہ، تابعین، اور تبع تابعین کے ادوار میں بتدریج ہوا۔ عہد صحابہ میں قرآن کی تفسیر براہ راست نبی کریم ﷺ کی رہنمائی اور صحابہ کی فہم پر مبنی تھی۔ اس دور میں تفسیر کو زبانی روایت کے ذریعے منتقل کیا گیا، جس میں نبی کریم ﷺ کی تشریحات، اسباق، اور صحابہ کرام کے سوالات اہم رہے۔ تابعین کے دور میں تفسیر کو مزید منظم کیا گیا۔ تابعین نے صحابہ کرام کے علم کو محفوظ کیا اور نئے مسائل کے حل کے لیے ان کی رہنمائی سے استفادہ کیا۔ انہوں نے تفسیر میں لغوی، نحوی، اور فقہی پہلوؤں کو شامل کیا، اور علوم القرآن کے ابتدائی اصول مرتب کیے۔ تبع تابعین کے دور میں تفسیر کا علم مزید وسعت اختیار کر گیا۔ اس دور میں تفسیری مکاتب فکر کا قیام عمل میں آیا، جنہوں نے مختلف تفسیری اسالیب اپنائے۔ ان میں روایتی تفسیر، فقہی تفسیر، لغوی تفسیر، اور باطنی تفسیر شامل ہیں۔ تبع تابعین نے زبانی روایت کے ساتھ ساتھ کتبات کے ذریعے تفسیری مواد کو محفوظ کیا، جس کی بنیاد پر تفسیری علوم نے بعد میں مزید ترقی کی۔ یہ بحث واضح کرتی ہے کہ قرآن کی تفسیر کے ارتقائی مراحل میں ان تینوں ادوار کا کلیدی کردار رہا۔ ان ادوار میں کی جانے والی علمی خدمات نے نہ صرف تفسیری علوم کی بنیاد رکھی بلکہ بعد کے مکاتب فکر کے لیے راہ ہموار کی۔



کتابیات / Bibliography

- * Muḥammad bin Jarīr al-Ṭabarī, *Jāmi' al-Bayān 'an Ta'wīl Āy al-Qur'ān* (Bayrūt: Dār al-Fikr, 1992).
- * Ismā'īl bin 'Umar Ibn Kathīr, *Tafsīr al-Qur'ān al-'Azīm* (Riyāḍ: Dār al-Salām, 2000).
- * Mālik bin Anas, *al-Muwatṭā'* (Bayrūt: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1999).
- * Muḥammad bin Idrīs al-Shāfi'ī, *al-Risālah* (Qāhirah: Dār al-Turāth, 1977).
- * Mujaḥid bin Jabr, *Tafsīr Mujāhid* (Bayrūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1995).
- * Qatādah bin Di'āmah, *Tafsīr Qatādah* (Dimashq: al-Maktabah al-Islāmiyyah, 1988).

- * Maḥmūd bin ‘Umar al-Zamakhsharī, *al-Kashshāf ‘an Ḥaqā’iq Ghawāmiḍ al-Tanzīl* (Qāhirah: Dār al-Kutub al-‘Arabiyyah, 1987).
- * Fakhr al-Dīn al-Rāzī, *Maḥāṣin al-Ghayb* (Bayrūt: Dār Iḥyā’ al-Turāth al-‘Arabī, 1991).
- * Ibn Hajar al-‘Asqalānī, *Fath al-Bārī bi-Sharḥ Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (Miṣr: Dār al-Ma‘ārif, 1986).